ازعدالت عظمیٰ

دستبرداری کی شق

''مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لئے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھنے اور اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لیے فیصلے کا انگریزی وژن مستند ہوگا۔

اے۔ ایم۔ میئر اینڈ کو

بنام

1950

گوردھنڈاس ساگرمل

30،نومبر

سید فضل علی، پتنجلی شاستری اور مہر چند مہاجن۔جج صاحبان

''ثالثی۔دلال کا معاہدہ سامان کی فروختی کیلئے ''اور ''فروخت شدہ اور خریدہ ہوا۔نوٹس۔فقرہ ثالثی-بیچنے والا کی طرف سے دلال کے ثالثی فقرہ کے حق کو نافذ کرنے سے انکار-ثالثوں کا دائرہ اختیار-فیصلے کی درستگی-معاہدے کی بناوٹ۔

دلالوں کی ایک فرم،اپیل کنندگان نے جواب دہندگان کو ''فروختی نامہ'' کے تحت پٹسن کی مقدار کی فروختی اور خریدی کا معاہدہ کیا جس پر انہوں نے اے اینڈ کمپنی، دلال کے طور پر دستخط کیے اور ایک خریدی نامہ ''اسی تاریخ کو اتنی ہی مقدار میں پٹسن کے لیے کسی تیسرے شخص کو بھیجا گیا جس میں انہوں نے اے اینڈ کمپنی، دلال کے طور پر بھی دستخط کیے تھے''۔''فروختی نامہ'' میں معمول کا ثالثی فقرہ شامل تھا جس کے تحت ''تمام معاملات،سوالات، تنازعات، اختلافات اور/یا دعوے، اس سے پیدا ہونے والے اور یا اس سے متعلق یا اس کے سلسلے میں اور یا اس کے نتیجے میں یا اس سے متعلق معاہدہ کو بنگال چیمبر آف کامرس کی ثالثی کو بھیجا جائے گا۔ایسے معاملات کے حوالے سے تنازعہ پیدا ہونے کے بعد جو تسلیم شدہ فروختی نامہ کے ذریعے ثابت کردہ معاہدے سے پیدا ہوا تھا۔اپیل گزاروں نے تنازعہ کو ثالثی کے لیے بھیج دیا۔جواب دہندگان نے ثالثوں کے سامنے مزید دلیل پیش کی چونکہ اپیل کنندگان صرف دلال تھے، اس لیے وہ معاملے کو ثالثی کے حوالے کرنے کے حقدار نہیں تھے۔ثالثوں نے اپیل گزاروں کے حق میں فیصلہ دیا۔جواب دہندگان نے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لیے بھارتیہ ثالثی ایکٹ کے تحت عدالت عالیہ میں درخواست دی:

یہ فرض کرتے ہوئے اس مرحلے پر جواب دہندگان کے لیے اعتراض اٹھانا جائز تھا، چونکہ یہ تنازعہ بھی ایک ایسا تنازعہ تھا جس نے معاہدے کی صحیح تشریح کو بدل دیا اور جواب دہندگان کو اپنے دعوے کو قائم کرنے کے لیے معاہدے کا سہارا لینا چاہیے، معاہدے سے متعلق یہ بھی پیدا ہونے والا تنازعہ تھا یا اور جیسا کہ ثالثی فقرہ کے اندر آتا ہے اور فیصلے کو بھارتیہ ثالثی ایکٹ، **1940** کے تحت اس بنیاد پر الگ نہیں کیا جاسکتا کہ یہ دائرہ اختیار سے باہر اور خالی تھا۔

ہیمن بنام ڈارون لمیٹڈ ([1942] اے سی 356) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: سول اپیل نمبر XLII بابت 1950۔

اپیل نمبر 78 بابت 1948 کے بنیادی حکم نامہ سے کلکتہ عدالت عالیہ

1950 (ہیریز، چیف جسٹس اور چکرورتی) کے فیصلے سے اپیل۔

اے۔ایم۔میئر اپیل کنندگان کی طرف سے این۔سی۔چٹر جی (ان کے ساتھ، بی۔سین)۔

اینڈ کو

بنام جواب دہندگان کی طرف سے اے۔این۔گروور،

گوردھنڈاس 30 نومبر 1950 کو فضل علی اور پتنجلی شاستری جج صاحبان کے ذریعے فیصلہ سنایا گیا

ساگرمل یہ مغربی بنگال کلکتہ کے بااختیار عدالت عالیہ کی بنچ کے فیصلے سے اپیل ہے، جس میں اس عدالت کے ایک

سنگل جج کے فیصلے کو تبدیل کرتے ہوئے، جس نے جواب دہندگان کی طرف سے دی گئی درخواست پر بنگال چیمبر

فاضل علی۔جج آف کامرس کے ثالثی ٹریبونل کی طرف سے دیئے گئے فیصلے کو رد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔مقدمے کے حقائق حسب ذیل ہیں۔

25 جنوری 1946 کو اپیل گزاروں نے جواب دہندگان کے ساتھ 5,000 مونڈ پٹسن کی فروختی کا معاہدہ کیا، جس کا ثبوت "فروختی نامہ" (نمائش اے) سے ملتا ہے، جو جواب دہندگان کو لکھے گئے پتہ پر خط کی شکل میں ہے، جسکی شروعات ان الفاظ سے ہوتا ہے:"ہم نے اس دن آپ کے آرڈر کے مطابق اور آپ کے کھاتے کے لیے زیر دستخط شخص وغیرہ کو فروخت کر دیا ہے۔" دستخط شدہ لفظ "تسلیم شدہ طور پر اپیل گزاروں کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور معاہدے کے اختتام پر، ان کے دستخط کے نیچے، لفظ "دلال" لکھا گیا ہے۔اسی دن، اپیل کنندگان نے بنگال جوٹ مل کمپنی کو مندرجہ ذیل بیان کے ساتھ ایک خریدی نامہ (نمائش بی) بھیجا تھا۔'ہم نے آج آپ کے آرڈر اور آپ کے اکاؤنٹ کے لیے زیر دستخط شخص وغیرہ سے خریدی ہے۔"اس نوٹ میں بھی، لفظ "دستخط کنندہ" اپیل کنندگان کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور، ان کے دستخط کے نیچے، لفظ "دلال" ظاہر ہوتا ہے، جیسا کہ فروختی نامہ میں ہے۔"فروختی نامہ میں مختلف دفعات ہیں، جو جوٹ کی سپردگی، دستاویزات کی عدم فراہمی، دستاویزات کی عدم قبولیت، دعووں وغیرہ سے متعلق ہیں، لیکن سب سے زیادہ مادی دفعات پیراگراف 10 اور 11 میں پائی جاتی

ہیں۔ پیراگراف 10 میں کہا گیا ہے کہ بعض صورتوں میں فروخت کنندگان کو تمام جرمانوں کے بغیر مقررہ تاریخ سے تیس دن سے زیادہ کی مدت کے لیے جوٹ کی سپردگی کے لیے وقت میں توسیع دی جاسکتی ہے، اور اگر معاہدہ توسیع شدہ مدت کے اندر عمل میں نہیں لایا جاتا ہے، تو خریدار کئی انتخابات کے حقدار ہوں گے، ان میں سے ایک معاہدہ منسوخ کرنا اور فروخت کنندگان سے معاہدے کی شرح اور مارکیٹ کی شرح کے درمیان فرق وصول کرنا ہے اس دن جہاں سے حق انتخاب کا اقرار کیا جاتا ہے۔ اسی پیراگراف میں، مندرجہ ذیل عمل کے لیے ایک اور توضیع ہے:

1950

اے۔ایم۔میئر اینڈ کو

بنام

گوردھنڈاس ساگرمل

فاضل علی ۔جج

"فروخت کنندگان خریداروں کو مطلع کریں گے کہ سامان کو توسیع شدہ مدت کے اندر بھیج دیا جائے گا یا نہیں جس کا حوالہ (اے) میں دیا گیا ہے اور فروخت کنندگان کیطرف سے یہ مطلع کیا جائے گا کہ وہ توسیع شدہ وقت کے اندر بھیجنے سے قاصر ہوں گے خریدار نوٹس موصول ہونے پر 5 کام کے دنوں کے اندر اپنے اانتخاب کا استعمال کریں گے اور فروخت کنندگان کو مطلع کریں گے۔ فروخت کنندگان کی طرف سے اس طرح کے کسی نوٹس کی عدم موجودگی میں یہ سمجھا جائے گا کہ سامان نہیں بھیجا گیا ہے اور خریدار توسیع شدہ تاریخ کی میعاد ختم ہونے کے بعد 5 کام کے دنوں کے اندر اپنے انتخاب کا استعمال کریں گے اور فروخت کنندگان کو مطلع کریں گے۔

گیاراویں پیراگراف میں دیگر چیزوں کے علاوہ یہ بھی مہیا رکھا گیا ہے کہ "تمام معاملات، سوالات، تنازعات، اختلافات اور/ یا اس سے پیدا ہونے والے دعوے اور /یا اسکے سلسلے میں اور/ یا اس کے نتیجے میں یا معایدے سے متعلق کسے ایک یا دونوں فریقوں کی ذمہ داریاں اس طرح کے تنازعات کے وقت برقرار رہیں گی یا نہیں اور آیا یہ معاہدہ ختم کیا گیا ہے یا اسے ختم یا مکمل کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا نہیں اس کو وقطی طور پر لاگو کرنے کے لئے ثالثی ٹریبونل کے قواعد کے تحت بنگال چمبر آف کامرس کی ثالثی کی جائے گی۔

یہ ایک باہمی وجہ ہے کہ جواب دہندگان نے معاہدے کے تحت پٹ سن کے 2256 مونڈس بھیجے تھے لیکن بقایا 2744 مونڈس کو مقررہ مدت کے اندر فراہم نہیں کیا جاسکا، اور باہمی معاہدے کے ذریعے 30 جون 1946 تک وقت کی توسیع کی گئی۔ 2 جولائی 1946 کو، جواب دہندگان نے اپیل گزاروں کو ایک خط لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ ویگنوں کی کمی کی وجہ سے بقایا جوٹ وزن نہیں بھیجا جاسکا، اور "ایک ماہ کی مدت کے لیے توسیع کی درخواست کی گئی تھی۔ اس خط کے جواب میں، جو اپیل گزاروں کو 3 جولائی 1946 کو یا اس کے آس پاس موصول ہوا تھا، وقت میں 31 جولائی 1946 تک توسیع کردی گئی تھی۔ اسی دن میں جس دن جواب دہندگان کو جواب موصول ہوا، یعنی 9

1950
اے۔ایم۔میئر اینڈ کو
بنام
گوردھنڈاس ساگرمل

فاضل علی ۔ جج

جولائی 1946 کو، انہوں نے اپیل گزاروں کو ایک خط لکھا جس میں اشارہ دیا گیا تھا کہ معاہدے میں فراہم کردہ پانچ کام کے دن کے اندر وقت میں توسیع کی اطلاع نہیں دی گئی تھی اور اس وجہ سے معاہدہ خود بخود منسوخ ہو گیا تھا۔اس خط کے بعد، دونوں فریقوں کے درمیان کچھ مزید خط و کتابت ہوئے، اور آخر میں اپیل کنندگان کی طرف سے جواب دہندگان کو 4116 روپے کے فرق کا بل بھیجا گیا تھا۔جنہوں نے واپسی میں رقم ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری سے انکار کیا۔اس کے بعد اپیل گزاروں نے فروختی نامہ کے فقرہ 11 کے تحت ثالثی کا دعوی کیا اور اپنے اور مدعا علیہان کے درمیان تنازعہ بنگال چیمبر آف کامرس کو بھیج دیا۔6 فروری 1947 کو ثالثی کے ٹریبونل نے اس عمل کے لیے ایک فیصلہ دیا چونکہ معاہدے کی مقررہ تاریخ کو باہمی معاہدے کے ذریعے 31 جولائی 1946 تک توسیع کر دی گئی تھی، اور اس کے مطابق جواب دہندگان کو اپیل گزاروں کو 4116 روپے کی رقم بشمول 4 فیصد سالانہ سود کے ساتھ، 10 اگست 1946 سے ایوارڈ کی تاریخ تک ادا کرنی چاہیے تھی۔210 روپے کی رقم کو بھی جواب دہندگان کے ذریعے اخراجات کی وجہ سے قابل ادائیگی قرار دیا گیا۔تقریبا ایک سال کے بعد، 19 فروری 1949 کو جواب دہندگان کی طرف سے بھارتی ثالثی ایکٹ 1940 کے تحت کلکتہ کی عدالت عالیہ کے رواتی اصل دیوانی دائرہ اختیار میں ایک درخواست دائر کی گئی تھی جس میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ استدعا کی گئی کہ ایواڈ کو بغیر دائرہ اختیار اور غلط قرار دیا جائے اور جواب دہندگان کو پابند نہیں کیا جا سکتا۔اور اسے الگ رکھا جا سکتا ہے۔درخواست دہندگان کی طرف سے دعوے میں اٹھایا گیا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ اپیل گزاروں کے لیے ثالثی کے فقرہ کو لاگو کرنے کا اختیار نہیں تھا، کیونکہ بنگال جوٹ مل کمپنی اور اپیل گزار معاہدے کے حقیقی فریق نہیں تھے اور اپیل گزاروں نے محض دلالوں کے طور پر کام کیا تھا۔اپیل گزاروں نے جواب میں زور دے کر کہا کہ جواب دہندگان کی طرف سے ان کے اور اپیل گزاروں کے درمیان کوئی راز داری ہونے کے حوالے سے لگایا گیا الزام غلط تھا اور انہوں نے اپنے حلف نامے کے پیراگراف 16 میں مندرجہ ذیل بیان کیا:-

"پٹیشن کے پیراگراف 7 کے حوالے سے، میں اس معاہدے کی حقیقی بنیاد اور عمل کے لیے حوالہ چاہتا ہوں۔میں کہتا ہوں جیسا کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تجارت کی روایت یا استعمال یا عمل کے مطابق جواب دہندگان دلالی وصول کرنے اور مذکورہ معاہدے کی شرائط کو لاگو کرنے کا بھی حقدار ہے۔"

اس مقدمے کی سنوائی سنہا جج نے کی، جس نے پٹیشن کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ معاہدہ براہ راست مدعا علیہان اور

اپیل کنندگان کے درمیان تھا۔فاضل جج نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ اگر اپیل کنندگان کا معاہدہ لاگو کرنے کا حق روایت کی حقیقت پر منحصر ہے تو ثبوت لینا ضروری ہوتا ہے اور ثالثوں کے پاس روایتی حقیقت کے سوال کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار رہوتا۔

1950

اے۔ایم۔میئر اینڈ کو بنام گوردھنڈاس ساگرمل

فاضل علی ۔جج

جواب دہندگان نے جج سنہا کے فیصلے سے نامتفق ہوکر اپیل کو ترجیح دی،جسکو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ جس میں معروف چیف جسٹس اور جے چکرورتی شامل تھے نے سنا اور اسے خارج کیا گیا۔معزز ججوں نے قرار دیا کہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اپیل گزاروں کی اپنی دلیل یہ تھی کہ انہوں نے بطور دلال معاہدہ کیا تھا اور وہ تجارت کے استعمال یا رواج کی وجہ سے اس کی شرائط کو لاگو کرنے کے حقدار تھے، جج سنہا کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ اسکو اصولوں کے طور پر لے لے، اور ایوارڈ کو اس بنیاد پر مسترد کرنا واجب تھا کہ ثالثی ٹریبونل کو کسی ایسے شخص کے کہنے پر ایوارڈ دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا جو معاہدے کا بنیادی فریق نہیں تھا۔اس کے بعد اپیل گزاروں نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 109 (سی) کے تحت عدالت عالیہ سے سٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد اس اپیل کو ترجیح دی۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس اپیل کو ایک مختصر بنیاد پر نمٹا دیا جاسکتا ہے۔ہم نے ٹرائل کورٹ میں اپیل کنندگان کی جانب سے دائر حلف نامے کو غور سے پڑھا ہے، اور ہم یہ ماننے سے قاصر ہیں کہ ان کا معاملہ یہ تھا کہ وہ معاہدے میں فریق نہیں تھے یا انہوں نے عدالت سے صرف اس بنیاد پر آگے بڑھنے کو کہا تھا کہ وہ تجارت کے رواج یا استعمال کی بنیاد پر معاہدے کو لاگو کرنے کے حقدار تھے۔ ہماری رائے میں، اُن کی طرف سے جو موقف اٹھایا گیا تھا اس کا خلاصہ اس طرح کیا جاسکتا ہے:

(1) انہوں نے جواب دہندگان کی طرف سے لگائے گئے الزامات کو قبول نہیں کیا کہ وہ جواب دہندگان کے ساتھ کسی ثالثی معاہدے میں فریق نہیں تھے۔

(2) انہوں نے عدالت سے معاہدے کی تشکیل اور اس کے عمل کو سمجھنے کو کہا اور زور دیا کہ وہ اسے لاگو کرنے کے حقدار ہیں۔

(3) انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ تجارت کے رواج یا عمل کے مطابق معاہدے کو لاگو کرنے کے حقدار ہیں،

اس معاملے میں پیدا ہونے والا بنیادی تنازعہ یہ تھا کہ آیا معاہدے میں محدود وقت کے اندر سپردگی کے لئے وقت میں توسیع دی گئی تھی۔ یہ تنازعہ یقینی طور پر ثالثی کی فقرہ کے تحت آتا ہے۔مزید یہ اعتراض ہوا کہ دلال (اپیل

کنندگان)اصول کی حیثیت سے اپنے طور پر معاہدے کے فریق نہیں تھے بلکہ انہوں نے صرف بنگال جوٹ مل کمپنی کی جانب سے معاہدہ کیا تھا، جب تک یہ معاملہ ثالثوں کے پاس نہیں گیا تھا اس وقت تک نہیں اٹھایا گیا۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ اس مرحلے پر جواب دہندگان کے لیے اس طرح کا اعتراض اٹھانے کا اختیار تھا، دوسرے اعتراض کے بعد جو واضح طور پر ثالثی کی فقرہ کے اندر آتا ہے ثالثوں کو بھیجا گیا تھا، یہ مزید ایک اعتراض ہے جو معاہدے کی صحیح تشریح پر مبنی ہے، تاکہ جواب دہندگان کو اپنے اس دعوے کو قائم کرنے کے لیے معاہدے کا سہارا لینا پڑے کہ اپیل کنندہ اصولوں کیمطابق پابند نہیں تھے جبکہ مؤخر الذکر کا کہنا ہے کہ وہ تھے۔ اگر یہ صورت ہے، تو ایسا تنازعہ، جس کا تعین معاہدے کی حقیقی تعمیر پر ہوتا ہے، یہ بھی ایک ایسا تنازعہ ہے جو معاہدہ کے تحت یا اس سے پیدا ہونے والا یا اس سے متعلق لگتا ہے۔ ہیمن بنام ڈارون لمیٹڈ (1) میں ایک حوالہ میں، لارڈ ڈونیڈ جانچ پڑتال کو اس طرح پیش کرتا ہے:"اگر کسی فریق کو معاہدے کا سہارا لینا ہے، تو وہ تنازعہ معاہدے کے تحت ایک تنازعہ ہے۔"یہاں، جواب دہندگان کو اپنا مقدمہ قائم کرنے کے لیے معاہدے کا سہارا لینا چاہیے اور اس لیے یہ ثالثی کی فقرہ کے تحت آنے والا تنازعہ ہے۔ عدالت عالیہ کے اپیلٹ بینچ کے فاضل ججوں کو جس غلطی کا سامنا ہے وہ ان کی طرف سے معاہدے کے تحت اپیل کنندگان کے موقف کے سلسلے میں اٹھائے گئے اعتراض کے بارے میں بھی جس کا وہی نتیجہ نکلتا تھا جو تنازعہ کے طور پر تھا کہ معاہدہ کبھی ہوا تھا۔

1950
اے۔ایم۔میئر اینڈ کو
بنام
گوردھنڈاس ساگرمل
فاضل علی ۔ جج

اگر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ جواب دہندگان کی طرف سے اٹھائے گئے دونوں تنازعات ثالثی فقرہ کے دائرہ میں آتے ہیں، تو پھر معاملہ ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ ثالثوں کو تنازعات پر فیصلہ سنانے کا دائرہ اختیار ہوگا، اور ہمیں قانون کی کسی بھی غلطی یا صیع کا ارتکاب یا کوتاہی کے معاملے میں غور کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے

اس نقطہ نظر میں، ہم پے یہ لازمی نہیں ہے کہ ہم اس معاہدے کی صیع بناوٹ کو متعین کریں اور یہ دیکھیں کہ مدعا علیہ کا دعوی صیع ہے یا نہیں۔ ایک بار جب تنازعہ ثالثی فقرہ کے دائرہ میں پایا جاتا ہے تو عدالت کے حد اختیار میں نہیں ہے کہ وہ تنازعے کی حقیقت کو دیکھیں۔ اس کے نتیجے میں، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے اپیلٹ بینچ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور جج سنہا کے حکم کو بحال کرتے ہیں۔ اپیل کنندگان اپنے پورے حرجانہ کے حقدار ہوں گے۔

مہاجن جج۔ میں اپنے بھائی فضل علی سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس اپیل کو حرجانہ کے ساتھ منظور کیا جائے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

مہاجن ۔جج

اپیل گزاروں کی طرف سے ایجنٹ۔ پی۔کے۔چڑجی۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایجنٹ ۔ایم۔جی۔پودار۔